۱۰۔ نماز در پیام امام حسین علیہ السلام

مقدس دین اسلام میں نماز کو تمام اعمال و عبادات میں سرفہرست قرار دیا ہے، چنانچہ خداوند عالم نے متقین کے اوصاف میں بہترین بندوں کے سلسلہ میں فرماتا ہے:

....الذین یومنون بالغیب و یقیمون الصلوۃ.....(سورہ بقرہ: 3)

۔۔۔(پرہیز گاران) وہی لوگ ہیں کہ جو غیب (وہ چیزیں جو حس سے پوشیدہ اور پنہاں ہیں) پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں۔۔۔

یہ عبادت اس قدر اہمیت کی حامل ہے کہ نہ ہی فقط دین اسلام میں بلکہ ادیان سابق اور گذشتہ انبیاء کے شرائط میں بھی تمام عبادات و اعمال کے اوپر قرار دیا ہوا تھا لہذا جناب ابراہیمؑ خداعند عالم سے اپنے اور اپنی ذریت کیلئے نماز قائم کرنے کی توفیق کی درخواست کرتے ہوئے کہتے ہیں:

....رب اجعلنی مقیم الصلوۃ و من ذریتی....(سورہ ابراھیم: 40)

اور حضرت لقمان حکیمؑ بھی اپنے فرزند کو نماز قائم کرنے کی وصیت و سفارش کرتے ہیں؛

....یابنی اقم الصلوۃ....(سورہ لقمان: 17)

اور حضرت عیسیٰؑ بھی اسی نماز کو اپنے اولین وظائف میں شمار کرتے ہوئے کہتے ہیں:

....و اوصانی بالصلوۃ و الزکاۃ ما دمت حیاً ....(سورہ مریم: 31)

جب تک میں زندہ ہوں مجھے نماز اور زکات کی سفارش و وصیت کی گئی ہے۔

بس نماز کی اہمیت کیلئے یہی کافی ہیکہ تمام اعمال و عبادات کی قبولیت و عدم قبولیت کا معیار قرار دیا گیا ہے۔

...فان قبلت ما سواھا و ان ردت رد ما سواھا...

(بحار الانوار: ج: 83، ص: 25)

اسی بنیاد پر ہی امام حسینؑ اپنے پیغام اور نعرہ کے ساتھ آنحضرت کے اصحاب نے بھی نماز کی

اہمیت کی طرف متوجہ کیا ہے اور آپ کے اصحاب، انصار و احباب نے ان حساس ترین لحات میں بھی نماز ادا کی چاہے نماز خوف کی صورت میں قصر نماز ہی پڑھ کر یہاں تک صرف ایک ہی نماز کے قائم کرنے کے بعد اپنی جان امامؑ کے قدموں میں نثار کردی تا کہ امامؑ کی معیت میں اپنی آخری نماز ادا کر سکیں، بلکہ پوری رات عبادت کیلئے ایک ہی رات کی مہلت حاصل کرلی جاتی ہے، جیسا کہ روایات میں وارد ہوا ہے۔

1/10- ارجع الیھم فان استطعت ان توخرھم الی غدوۃ و تدفعھم عنا العشیۃ لعلنا نصلی لربنا اللیلۃ و ندعوہ و نستغفرہ.

(ارشاد مفید: 230 و طبری: 6 / 238 و کامل ابن اثیر: 3 / 285)

ں جناب ابوالفضل العباس کو اشقیاء کے پاس بھیجتے ہیں تا کہ ان سے آج کی رات مہلت لے کر آئیں یہاں تک کہ کل صبح تک جنگ کو ملتوی کردیں اس امید پر کہ پوری رات نماز، دعا اور استغفار اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مشغول رہیں۔

امام حسینؑ کا نماز، تلاوت قرآن، کثرت دعا اور استغفار سے اسقدر لگاؤ تھا کہ آنحضرت نے کچھ یوں اظہار فرمایا ہے:

2/10- فھو یعلم انی قد کنت احب الصلوۃ لہ و تلاوۃ کتابہ و کثرۃ الدعاء و الاستغفار.

(ارشاد مفید : 230 و طبری: 6 / 238 و کامل ابن اثیر: 3 / 285)

پس خدا ہی جانتا ہے کہ بیشک میں نماز، اللہ کی کتاب کی تلاوت، دعا کی کثرت اور استغفار کرنے سے محبت کرتا ہوں۔

امامؑ کے یہ جملے کو جو دو پیغام اور مستقل اعلان پر مشتمل بیانماز کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے، نویں محرم کی عصر کے وقت دشمن نے امامؑ کے خیمہ کی طرف چڑھائی کردی تو آنحضرت نے اپنے بھائی جناب ابوالفضل العباس کو قریب بلاتے ہوئے فرمایا: کیونکہ پہلے ہی مرحلہ میں امامؑ نے حکم دیا کہ دشمن کے پاس جائیں اور اس چڑھائی کی وجہ دریافت کریں تو ان اشقیاء کا جواب یہی تھا کہ نیا اور تاکیدی حکم ابن زیاد کی طرف سے آیا ہے کہ ابھی اسی وقت جنگ کریں یا پھر یزید کی بیعت کریں۔

جب حضرت ابوالفضل العباس نے دشمن کے پیغام کو امامؑ کی خدمت پہونچایا تو دوسرے مرحلہ میں امامؑ نے حکم فرمایا کہ جی ہاں! یہی مقرر ہوا تھا کہ نویں محرم کو عصر کے وقت جنگ شروع کریں لیکن امامؑ نماز اور قرآئت قرآن کے اہتمام کیلئے شقی دشمن سے ایک رات کی مہلت کی درخواست فرمائی۔

3/10- ذکرت الصلاۃ جعلك اللہ من المصلین الذاکرین.

(مقتل مقرم: 244 و طبری: 6 / 251 و کامل ابن اثیر: 3 / 291)

اے ابوثمامہ تم نے نماز کا تذکرہ کیا خداوند عالم تمہیں نماز گزاروں میں قرار دے۔

4/10- نعم، ھذا اول وقتھا، سلوھم ان یکفوا عنا حتیٰ نصلی.

(مقتل مقرم : 244 وطبری: 6 / 251 و کامل ابن اثیر: 3 / 291)

جی ہاں! یہ نماز کا اول وقت ہے، دشمن سے کہو کہ جنگ کو موقوف کردیں تا کہ ہم اپنی نماز ادا کرسکیں۔

امامؑ نے اس جملے کو پہلے جملے کے مثل دو اعلان سے ملا دیا ہے جو ابوثمامہ صیداوی اسدی امام کے اصحاب کے جواب میں ارشاد فرمایا: جبکہ جنگ کی شدت کے درمیان متوجہ ہوئے کہ اول ظہر کا وقت ہو گیا ہے لہٰذا آنحضرت سے عرض کیا: بنفسی انت: میری جان آپ پر قربان ہو! گرچہ یہ لوگ اپنے حملوں کو جاری رکھے ہوئے ہیں، لیکن خدا کی قسم! جب تک مجھے قتل نہیں کردیتے آپ تک ہرگز

دسترسی حاصل نہیں کر سکتے اور میں چاہتا ہوں کہ جس وقت خدا کی بارگاہ میں جاؤں تو آپ کی امامت میں اپنی آخری نماز بجالاؤں۔

10/5-نعم، انت امامی فی الجنة.

(مقتل مقرم: 246 ومقتل عوالم: 17 / 8 8 ولهوف: 95 ومثير الاحزان)
و تنقيح المقال مامقانی شرح حال سعيد بن عبدالله)

اے سعید! تم ہم سے پہلے ہی جنت میں پہونچ جاؤ گے۔

عاشورا کے روز نماز ظہر کی ادائیگی کیلئے امام حسینؑ کی طرف سے حملہ بند کرنے کی تجویز سے عملاً موافقت حاصل نہ کر سکی اور آنحضرت نے بھی بغیر متوجہ ہوئے دشمنوں کی تیروں کی بوچھار میں خیموں کے باہر اور اہل کوفہ کے ہی سامنے صف بستہ نماز کیلئے کھڑے ہوئے اور چند جان نثار اصحاب منجملہ سعید بن عبداللہ اور عمرو بن قرضہ کعبی انحضرت کے سامنے سینہ سپر بن کر کھڑے ہو گئے اور جو تیر امامؑ کی طرف آتے تھے انہیں اپنے سینہ اور سر پر لیتے تھے اسی کی بنا پہی دونوں نماز کے بعد زمین پر گر گئے اور درجہ شہادت پر فائز ہو گئے۔

سعید آنحضرت کی نماز کے بعد شدید ضعف کے ساتھ اور کوں آلود زمین پر گرے، اپنی آنکھ کھول کھولا اور امامؑ کو اپنے قریب پایا کہ جو زمین پر بیٹھے ہیں اور خاک وخون کو انکے چہرہ سے صاف کر رہے ہیں، امامؑ کی اس محبت کے مقابل میں سر اور پیر کی پہچان نہیں ہوتی تھی، اس طرح سے عرض کیا:

اوفیت یا ابن رسول اللہ صل اللہ علیہ و آلہ وسلم

اے فرزند رسولخدا! کیا میں نے اپنے وظیفہ کو احسن طریقہ سے انجام دیا ہے؟

امام نے بھی انکے جواب میں فرمایا: جی ہاں! تم مجھ سے پہلے بہشت میں داخل ہو جاؤ گے۔

10/6-نعم، انت امامی فی الجنة، فاقرء رسول اللہ صل اللہ علیہ و آلہ وسلم منی السلام و اعلمه انی فی الاثر.

(مقتل مقرم: 248 ومقتل عوالم: 17 / 88 ولهوف: 95 و مثير الاحزان)

اے عمرو! تم بھی مجھ سے پہلے بہشت میں پہونچ گے تو میری طرف سے رسولخدا کو سلام پہونچانا اور ان سے عرض کرنا کہ میں بھی تمہارے پیچھے انکی خدمت میں جلد ہی آ رہا ہوں، عمرو بن قرضہ جو سعید کے پاس گر گئے تھے اور امامؑ اور انکے مکالمہ کو سن رہے تھے کہ کس طرح آنحضرت انہیں یقینی جنت کا وعدہ کر رہے تھے اور انہوں نے بھی ویسا ہی سوال امامؑ سے کیا:

اوفیت یا ابن رسول اللہ؟

میں نے بھی اپنی ذمہ داری کو اچھی طرح سے پوری کر دی؟

امامؑ نے بھی وہی جواب جو سعید کو دیا تھا اور اس جملہ کے اضافہ کے ساتھ کہ میرا سلام رسولخدا کو پہونچانا اور ان سے عرض کرنا کہ میں (حسین) کچھ لمحات کے عرصہ میں آپ کے دیدار کیلئے عازم ہیں۔

@};- }i{ -;{@

$H@J@r

-;{@ }i{ @};-